مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

روزے کا مقصد/تقویٰ

قولہ تعالیٰ ﴿یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔﴾ (البقرۃ) ''اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے اس لیے اس عبادت کو پہلی اُمتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنی بچنے کے ہیں۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے:

خل الذنوب صغیرھا وکبیرھا ذاك التقی
واصنع کماش فوق ارض الشوك یحذر ما یری
لا تحقرن صغیرۃ ان الجبال من الحصی
(تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو۔ یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے، صغیرہ گناہوں کو بھی ہلکا نہ جانو۔ (دیکھیے) پہاڑ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے: ﴿ولو ان اھل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکت من السماء والارض ......الخ﴾

(باقی صفحہ 51 پر)

ترجمۃ الحدیث

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس مبارک خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین۔

((یاایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارك شھر فیه لیلة خیر من الف شھر' جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواہ ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواہ، وھو شھر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشھر المواساة وشھر یزاد فیه رزق المومن من فطر فیه صائما کان له مغفرۃ لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللهﷺ لیس کلنا تجد ما نفطر به الصائم فقال رسول اللهﷺ یعطی الله ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرۃ او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاہ الله من حوض شربة لا یضمأ حتی یدخل الجنة وھو شھر اوله رحمة و اوسطه مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکه فیه غفرله واعتقه من النار)) (رواہ البیہقی فی شعب الایمان/ مشکوٰۃ المصابیح' ج:۱' ص:۱۷۳)

''اے لوگو تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا ماہِ مبارک ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا' اسے باقی دنوں میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا' اسے عام دنوں میں ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجر وثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اس ماہ مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے' اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی

(باقی صفحہ 51 پر)